

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا  
ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُونَ

اہل توحید کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس میں کونکہ ہو جائیں گے پھر ان پر (اللہ کی) رحمت ہوگی اور وہ اس سے نکال دیئے جائیں گے۔  
(احمد، ترمذی: جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح: صحیح الجامع: ۸۱۰۳)

عائشہ اور ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں

كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصْحِيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ  
فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمِّهِ لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ  
وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ

کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے موٹے سینگ والے خوبصورت اور خسی مینڈھے خریدتے اور ان دونوں میں سے ایک اپنی امت کی جانب سے ذبح کرتے اور دوسرا محمد اور محمد ﷺ کے اہل و عیال کی طرف سے۔  
(ابن ماجہ، مسند احمد) (صحیح ابن ماجہ: ۲۵۳۱، الإرواء: ۱۱۴۷)

شیخ عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں

وقد ذكر أهل العلم رحمهم الله أن أقسام التوحيد ثلاثة  
وذلك بالتبعية والاستقراء

أولها توحيد الربوبية

والثاني توحيد الألوهية

والثالث توحيد الأسماء والصفات

وقد اجتمعت الثلاثة في آية واحدة من كتاب الله في قوله تعالى

(رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا) (مريم: ۱۹: ۶۵)

فقوله تعالى (رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا) هذا توحيد الربوبية

وقوله (فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ) هذا توحيد الألوهية

وقوله تعالى (هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا) هذا توحيد الأسماء والصفات

اہل علم نے قرآن و احادیث میں تتبع و استقراء (غور و فکر) کے بعد ذکر کیا ہے کہ توحید کی تین قسمیں ہیں:

(۱) توحید ربوبیت۔ (۲) توحید الوہیت (۳) توحید اسماء و صفات

یہ تینوں قسمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایک ہی آیت میں ذکر کر دی ہیں: ”رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا“ آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے تو اسی کی بندگی کرو اور اس کی عبادت پر جم جا کیا تیرے علم میں اس کا ہننام ہم پلہ اور بھی ہے۔ (مريم: ۱۹: ۶۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: (آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے) یہ توحید ربوبیت ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (تو اسی کی بندگی کرو اور اس کی عبادت پر جم جا کیا) توحید الوہیت ہے۔ اور یہ کہنا کہ (کیا تیرے علم میں اس کا ہننام ہم پلہ اور بھی ہے) توحید اسماء و صفات ہے۔

(فتاویٰ نور علی الدرب: شیخ عثمان: سوال: ۳۰۰)

## توحید ربوبیت کا معنی :-

شیخ عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں

وهو إفراد الله سبحانه وتعالى بالخلق والملك والتدبير

توحید ربوبیت یہ ہے کہ اللہ کو پیدا کرنے، بادشاہت اور کائنات کے چلانے اور اس میں تدبیر کرنے میں ایک ماننا۔ (مجموع فتاویٰ و رسائل: ابن عثیمین: ج ۱ ص ۱۸)

### ۱- پیدا کرنے اور بنانے والا اللہ ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ . وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ

(الزمر ۳۹: ۶۲)

اللہ تمام چیزوں کا خالق ہے، اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔

### بادشاہت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ اس میں ہے ان پر، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔ (مائدہ ۵: ۱۲۰)

### ۲- معاملات کی تدبیر کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ .

(السجدہ ۳۲: ۵)

وہ آسمان سے زمین کے معاملات کی تدبیر اور دیکھ کر دیکھ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ

هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٍ

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

یہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور روزی بھی دی پھر وہ تمہیں موت بھی دیتا ہے، پھر وہی دوبارہ زندہ بھی کرے گا کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو اس طرح

سے کچھ بھی کر سکے۔ اللہ کی ذات پاک ہے، اور جن چیزوں کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ ان سے بہت بلند ہے۔ (الروم ۳۰: ۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ

وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اسے دور کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں، اور اگر وہ کوئی خیر اور نفع والی چیز پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (الانعام ۶: ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور چاند و سورج کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے ہر ایک اپنی مقررہ مدت پر چل رہا ہے یہی ہے تمہارا اللہ جو تم سب کا پالنے والا، اسی کی سلطنت و بادشاہت ہے۔ اور جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی ایک گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ (الفاطر: ۳۵-۱۳)

توحید ربوبیت اور اہل مکہ

قریش مکہ توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے۔

سورہ عنکبوت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَيْن سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا، سورج چاند کس نے بنائے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے: تو پھر وہ کہاں بہکے جا رہے ہیں۔ (العنکبوت: ۲۹-۶۱)

سورہ مومنوں میں ارشاد باری ہے

قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ.

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ .

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ

قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ .

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ . بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ .

پوچھئے تو سہی کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ اگر تم کو بہت جا نکاری ہے تو بتاؤ؟ بہت جلد وہ جواب دیں گے کہ یہ سب تو اللہ کے لئے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے۔ ان سے پوچھئے کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا پالنہار کون ہے وہ فوراً جواب دیں گے اللہ یہ سب اللہ کے لئے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر تم لوگ ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ ان سے یہ بھی پوچھئے کہ تمام چیزوں کی بادشاہت کس کے ہاتھ میں ہے اور جو پناہ دیتا ہے جس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ؟ جھٹ جواب دیں گے کہ یہ تمام خوبیاں اللہ کی ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر تم پر کون سا جادو چل گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انہیں حق پہنچا دیا اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ (المومنون: ۲۳-۸۳-۹۰)

مشرکین قریش کے شرک کی نوعیت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ

وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ

قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

وہ اللہ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان، اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کے پاس سفارش کریں گے، آپ ان سے کہہ دیجئے کیا تم اللہ کو ایسی بات کی خبر دے رہے ہو جس کا زمین و آسمان کے اندر کسی کو علم نہیں، اللہ کی ذات پاک ہے اور ان تمام چیزوں سے بہت بلند ہے جو وہ شریک کرتے ہیں۔ (یونس: ۱۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ  
مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى  
إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ

اور جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا ولی اور مددگار بنالیا ہے (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ اللہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا جس کے بارے میں وہ جھگڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جھوٹوں اور کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (الزمر: ۳۰)

توحید الوہیت / عبادت کیا ہے؟

۱- جنوں و انسانوں کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ (سورہ ابراہیم: ۵۱)

۲- عبادت کا معنی

شرعی معنی

ابن تیمیہؒ نے فرمایا ”عبادت میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو اللہ کو پسند ہیں اور اللہ اس کے کرنے پر راضی ہو، چاہے وہ ظاہری اعمال و اقوال ہوں یا باطنی۔ (العبودیت: ۳)

”الالہ“ کے معنی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

آپ سے پہلے ہم نے کئی رسول بھیجے ہم نے ان سب کو یہی پیغام دیا کہ میرے سوا کوئی بھی معبود نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو! (سورہ الانبیاء: ۲۱)

عبادت کا شرک سے پاک ہونا ضروری ہے

سورہ نساء میں ارشاد فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

اور اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹہراؤ۔ (نساء: ۳۶)

## نفی اور اثبات کا ہونا

نبی ﷺ نے فرمایا

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
حَرَّمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ

جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کے علاوہ تمام عبادت کی جانے والی چیزوں کا انکار کیا، اس کا خون اور مال حرام ہو جاتا ہے، اس سے سوال کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔  
(مسلم: کتاب الایمان: ۳۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ

فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا

اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔ (بقرہ: ۲۵۶)  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا

وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى

اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور ہم تن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے مستحق ہیں۔ (زمر: ۱۷)

## توحید اسماء و صفات

توحید اسماء و صفات کیا ہے

فَهُوَ إِفْرَادُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ

بِحَيْثُ يُؤْمِنُ الْعَبْدُ بِمَا أَثْبَتَ اللَّهُ لِنَفْسِهِ فِي كِتَابِهِ

أَوْ أَثْبَتَهُ لَهُ رَسُولُهُ (مِنْ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي أَرَادَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ (وَعَلَى الْوَجْهِ اللَّاتِي بِهِ

مِنْ غَيْرِ اثْبَاتٍ مَثِيلٍ لَهُ لِأَنَّ اثْبَاتَ الْمَثِيلِ لِلَّهِ تَعَالَى شَرْكَ بِهِ.

اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں اللہ تعالیٰ کو یکتا مانا جائے اس اعتبار سے کہ جن اسماء و صفات کو اللہ نے اپنے آپ کے لئے اپنی کتاب میں یا رسول نے ثابت کیا ہے بندہ ان پر ایمان لائے اسی طور سے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ارادہ کیا ہے اور اسی طور سے جیسا کہ اللہ کے شان ہے، اس کے لئے بلا کسی مثال کو ثابت کر کے اس لئے کہ اللہ کے لئے مثال کا لانا شرک ہے۔  
(مجموع فتاویٰ و رسائل ابن قیمین: ج ۱ ص ۲۷)

## اللہ تعالیٰ کی صفات میں سلف کا منہج

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں

أَنَّهُمْ يَصِفُونَ اللَّهَ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَمَا وَصَفَهُ بِهِ رَسُولُهُ مِنْ غَيْرِ تَحْرِيفٍ وَلَا تَغْطِيلٍ وَمِنْ غَيْرِ تَكْثِيفٍ وَلَا تَمْثِيلٍ

فَلَا يَنْفُونَ عَنْهُ مَا أَثْبَتَهُ لِنَفْسِهِ مِنَ الصِّفَاتِ وَلَا يُمَثِّلُونَ صِفَاتِهِ بِصِفَاتِ الْمَخْلُوقِينَ فَالْإِنْفِي مُعْطَلٌ وَالْمُعْطَلُ يَعْبُدُ عَدَمًا  
وَالْمُشَبَّهَ مُمَثِّلٌ وَالْمُمَثِّلُ يَعْبُدُ صَنَمًا وَمَذْهَبُ السَّلَفِ إِثْبَاتُ بَلَا تَمْثِيلٍ وَتَنْزِيهِهٖ بِبَلَا تَعْطِيلٍ كَمَا قَالَ تَعَالَى: ”لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ“ وَهَذَا  
رَدُّ عَلَى الْمُمَثِّلَةِ . وَقَوْلُهُ ”وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ“ رَدُّ عَلَى الْمُعْطَلَةِ

سلف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بغیر تحریف و تعطیل کے اور بلا تکلیف و تمثیل ہے ان ہی صفات سے متصف کرتے ہیں جو صفت اللہ نے اپنے آپ کے لئے بیان کی یا اس کے رسول نے اس کے لئے بیان کی ہے، لہذا جن صفات کو اللہ نے اپنے لئے ثابت کیا ہے اس کی نفی نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی صفات کی مثال مخلوق کی صفات سے دیتے ہیں۔ اس لئے کہ نفی کرنے والا معطل (جو سرے سے ذات کا انکار کر دے) ہو جاتا ہے اور معطل عدم کی یعنی کوئی ذات موجود نہیں عبادت کرتا ہے، تشبیہ دینے والا ایک مثال بنا دیتا ہے اور مثال بنانے والا بت کی عبادت کرتا ہے۔ اور سلف کا منہج یہ ہے کہ صفات ثابت کرتے ہیں بغیر تمثیل کے اور بلا تعطیل اللہ کی صفات کو پاکی کے ساتھ بیان کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیس کمثلہ شیء، اس کے مثل کوئی چیز نہیں یہ مسئلہ پروردہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ”وہو السميع البصير“ یہ معطلہ پروردہ ہے۔  
(مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ: ج ۸ ص ۴۳۲)

اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

(آل عمران ۶۶:۳)

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِنَّ أَنْفَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا

(بخاری: کتاب الایمان: ۲۰:۲۰: عاشر رضی اللہ عنہا)

یقیناً تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اللہ کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والا میں ہوں۔

اللہ کے اسماء و صفات میں کج روی اختیار کرنا

اللہ کے اسماء و صفات میں الحاد کرنے کی مذمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ کو پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔ (الاعراف: ۱۸۰)

الحاد کی قسمیں

۱۔ تعطیل ۲۔ تمثیل ۳۔ تکلیف ۴۔ التحریف

تعطیل کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے بہت سخت عذاب ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ  
وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ  
وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ  
وَيُرِيدُونَ أَنْ يُتَّخَذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا  
أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا

جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی راہ نکالیں۔ یقیناً مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہن نے ابانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔ (نساء: ۱۵۰-۱۵۱)

تمثیل حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

اللہ کے جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھنے اور سننے والا ہے۔ (الشوریٰ: ۱۱:۴۲)

سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا یوں ارشاد ہے

فَلَا تَصْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالِ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

اللہ کے لئے مثالیں مت بیان کرو، کیونکہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورہ النحل: ۱۶:۷۴)

تحریف اور تکلیف بھی حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

تم اللہ پر حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ (نساء: ۱۷۱:۷۴)

سورہ بقرہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ

ثُمَّ يُحَرِّفُونَ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

کیا تم کو یہ امید ہے کہ وہ لوگ ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان کا ایک گروہ اللہ کا کلام سنتا ہے اور عقل و سوچ بوجھ کے باوجود اس میں تبدیلی کر ڈالتا ہے، اور وہ جانتے بھی ہیں۔ (سورہ البقرہ: ۷۵:۷۵)

امام مالک سے جس وقت استواء کی کیفیت کے تعلق سے پوچھا گیا تو فرمایا

إِلَّا اسْتِوَاءَ مَعْلُومٍ وَالْكَيفُ مَجْهُولٌ

وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ.

استواء معلوم ہے، لیکن کیفیت مجھول ہے اور اس کے تعلق سے سوال کرنا بدعت ہے، اور میں تجھے بدعتی سمجھتا ہوں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ج ۵: ص ۱۴۳)